DIAGNOSIS WITH PULSE & URINE

R.

امراض نبض و بول

حکیم علی ضیاء احمد

6/-

آیورویدک فارمیسی

٧٨٦

حکیم علی ضیاء

تشخیص و علاج

نبض . بول (اور ان)

نبض کو سمجھنے کے لئے دوران خون کو سمجھنا ضروری ہے۔

مؤلفہ

جناب الحاج حکیم محمد عبداللہ فاضل طب و جراحت

(سابقہ پرنسپل مسیح الملک طبی کالج)

مالک آیورویدک فارمیسی پاپڑ منڈی لاہور

تعداد ایک ہزار قیمت ۶/- روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

حکیم علی ضیاء احمد

تشخیص بالنبض

جاننا چاہیئے کہ نبض ایک اہم ذریعہ تشخیص ہے ۔ نبض سے تشخیص میں مدد لینے کے لئے اوّل دورانِ خون کا جاننا ضروری ہے ۔ اس کے بغیر نبض میں آپ کو مہارت نہیں ہو سکتی جس کے لئے ہماری کتاب تشریح بدن صفحہ ۱۱۹ تا ۱۴۸ مطالعہ کریں اس سے معلومات میں اضافہ ہوگا نبض شریان کی حرکت وضعیہ کا نام ہے یعنی شریان اپنی وضع بدلتی رہتی ہے اس کی دو حرکات ہیں حرکت انبساطی اور حرکت انقباضی اس کا گہرا تعلق دل سے ہے یعنی جب دل میں حرکت انبساطی ہوتی ہے تو نبض میں بھی حرکت انبساطی ہوتی ہے اور نبض اوپر اٹھتی ہے اور جب حرکت انقباضی ہوتی ہے یعنی نبض سکڑتی ہے۔ ان دو حالتوں کے درمیان ایک وقفہ ہوتا ہے جس کو وقفہ سکون کہتے ہیں۔ ہم نبض میں مندرجہ ذیل امور کی تشریح کریں گے۔

۱- نبض کیا ہے ؟

۲- قرعہ نبض کیا ہے ؟

۳- سکون نبض کیا ہے ؟

۴- تعداد نبض

۵- نبض اور اسکا تعلق ۔

بدطمس نبض (یعنی نبض میں حرارت یا برودت کا ہوتا

۷- رفتار نبض (۸) سرعت نبض

۹- سستی نبض

۱۰- اقسام نبض

۱۱- انتظام نبض ۔

نبض کیا ہے!

نبض شریانوں کی حرکت وضعیہ کا نام ہے یعنی اس میں شریان اپنی وضع بدلتی ہے کبھی پھیلتی ہے۔ کبھی سکڑتی ہے۔ نبض ہر ایک شریان میں دیکھی جاتی ہے مثلاً کنپٹی کی شریان۔ ٹانگ کی شریان۔ کہنی کی شریان لیکن کلائی کی شریان زیادہ مناسب ہے کیونکہ نزدیک ہوتی ہے اور وہ ظاہراطور پہ پائی جاتی ہے اس واسطے اطبا اسی کو دیکھتے ہیں۔

رفتار نبض

نبض ایک منٹ میں ۶۵ سے ۷۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے اگر اس سے کم ہو تو ضعف قلب کی علامت ہے اگر اس سے زیادہ ہو تو حرارت یا بخار کی علامت ہے۔

نبض اور تنفس کی نسبت

بحالت صحت تنفس ۱۸ مرتبہ اور نبض ۷۰ یا ۷۲ مرتبہ چلتی ہے۔

بحالت پھیپھڑہ یا نمونیہ تنفس ایک منٹ میں چار مرتبہ اور نبض ۱۸ مرتبہ چلتی ہے۔

قرعہ نبض کیا ہے؟

شریان نبض جب اوپر اٹھتی ہے تو انگلیوں پر ٹھوکر لگاتی ہے

اس کو قرعہ نبض کہتے ہیں

قرعہ نبض کبھی زوردار ہوتا ہے کبھی سست

قرعہ نبض کی خاصیت

اور کبھی معتدل۔ قرعہ نبض کا زوردار ہونا حرارت اور قوت پر دلالت کرتا ہے۔ قرعہ نبض کا ضعیف ہونا ضعف قلب پر دلالت کرتا ہے۔ قرعہ نبض کا اعتدال پر ہونا اعتدال کیفیت کو ظاہر کرتا ہے نبض کی طوالت اور سرعت نبض پر ہاتھ رکھنے سے اگر نبض چاروں انگلیوں پر ٹھوکر لگائے (سبابہ وسطی، خنصر، بنصر) تو نبض طویل ہوتی ہے اگر چار سے کم انگلیوں پر ٹھوکر لگائے تو نبض صغیر ہوتی ہے۔

نبض کا طول عرض و عمق

نبض کا طول یا طوالت بیان کر دی گئی۔ عرض سے مراد اس کا چوڑا ہونا ہے اگر عرض اوسط درجہ کا ہو تو یہ جانت بہتر ہے عرض میں کمی ہونا ضعف کی علامت ہے عمق سے مراد نبض کا گہرا پن ہے خبریہ کا ہاتھ فوراً محسوس کر لیتا ہے کہ گہری ہے یا سطحی ہے نبض کا گہرا پن وافر خون کی علامت ہے اور نبض کا سطحی ہونا کمی خون کی علامت ہے

ملمس نبض

ملمس نبض سے مراد یہ ہے کہ اس کو چھو کر دیکھا جاتا ہے کہ اس میں حرارت ہے یا برودت یا اعتدال ہے ملمس نبض اگر گرم ہو تو حرارت کی علامت ہے جیسے کہ بخار کی شدت میں ہوتا ہے بخاروں میں عموماً ملمس نبض گرم ہوتا

ہے اسی طرح کھانا کھانے کے بعد ملمس نبض گرم ہو جاتا ہے اسی طرح دھوپ میں چلنے سے ملمس نبض گرم ہو جاتا ہے۔

ملمس نبض کا سرد ہونا

صفت ضعف کی علامت ہے یا ضعف قلب کی علامت ہے اسی طرح جتنی ملمس گرم ہونا، گرمی زیادہ ہو گی اور جتنا سرد ہوگا شدت ضعف پر دلالت کرے گا۔

اقسام نبض

نبض کی بڑی بڑی قسمیں حسب ذیل ہیں اطبا کرام نے نبض کی بڑی بڑی اقسام کو معلوم کیا ہے۔

۱۔ نبض عظیم (۲) نبض صغیر (۳) نبض منتظم (۴) نبض غیر منتظم (۵) نبض سرملح (۶) نبض بطی (۷) نبض دافع فی الوسط (۸) نبض نمل (۹) نبض دودی (۱۰) نبض ذنیلخاری (۱۱) نبض طرکی (۱۲) ذوالفطر (۱۳) نبض مشاری (۱۴) نبض صلبی (۱۵) نبض عقلی (۱۶) متخفض (۱۷) نبض موجی (۱۸) مجاوز الوزن

۱۔ نبض عظیم وہ ہے جو طول عرض اور عمق میں بڑی ہو۔ ایک صحیح آدمی میں یہ نبض صحیح طور پر چلتی ہے۔ یہ نبض صحت پر دلالت کرتی ہے۔

یہ نبض کن لوگوں میں پائی جاتی ہے:۔ یہ نبض قوی ہیکل تندرست جوانوں میں پائی جاتی ہے۔ جو ہر قسم کی اور غلط کاریوں سے

سے پاک ہوتے ہیں فی زمانہ ایسی نبض پانچ فی صد لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

۲- نبض صغیر

یہ وہ نبض ہے جو طول عرض اور عمق میں کم ہوتی ہے یہ نبض ان امراض میں پائی جاتی ہے۔ ضعف قلب کمی خون۔ بواسیر۔ اسہال۔ بدن سے کسی مواد کا خارج ہونا مثلاً جریان احتلام، استحاضہ۔ لیکوریا۔ پرانے بخار۔ (ٹی بی) امراض پھیپھڑہ۔ دمہ پرانی کھانسی وغیرہ۔

۳- نبض منتظم

وہ ہے جو باقاعدہ انتظام کے ساتھ چلتی ہے یعنی اس کی تعداد بھی صحیح اور اس کے وقفہ ورفتار بالکل صحیح ہو ایسی نبض کو نبض منتظم کہتے ہیں۔ یہ نبض دل کی صحت پر دلالت کرتی ہے جیسے کہ ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں دل ایک منٹ میں ۷۵ مرتبہ حرکت کرتا ہے نبض دیکھتے وقت گھڑی کی مدد سے دل کی حرکات کو شمار کر لینا چاہیئے۔ یہ نبض تندرست اور صحت مند افراد میں جو ہر قسم کی افراط و تفریط سے مبرا ہوتے ہیں اور کسی قسم کی خرابی کا شکار نہیں ہوتے۔

۴- نبض غیر منتظم

وہ ہے جو کسی انتظام کے ماتحت نہیں چلتی جیسے کہ ہم پہلے ذکر کر چکے دل ایک منٹ میں ۶۰ سے ۷۰ مرتبہ حرکت کرتا ہے اور صحت کی حالت میں اس کی حرکات میں فرق نہیں آتا۔ یہ نبض چلتے چلتے وقفہ دے جاتی ہے کبھی اکٹھے دس ضربوں کے بعد اور کبھی ۲۰ ضربوں کے بعد کبھی آہستہ چلتی ہے

کبھی تیز - ایسی بے نظمی ضعف قلب پر دلالت کرتی ہے یہ چیز مریضان ضعف قلب کے ہاں اچھی نہیں یہ مرض ان لوگوں میں پایا جاتا ہے جو امراض قلب میں مبتلا ہوں۔ ضعف قلب لاحق ہو۔ شحم قلب کے مریض ،

تشحم قلب جب کہ دل کی ساخت چربی میں بدل جائے یا اس کی ساخت موم کی طرح ہو جائے جب کہ دل کی کواڑیوں میں خرابی آجائے جب کہ عصب راجع میں خرابی ہو جائے۔

نوٹ: عصب راجع وہ پٹھا ہے جس کی شاخیں دماغ سے نکل کر دل اور مندرجہ ذیل اعضاء میں پائی جاتی ہیں۔ دل، معدہ، غشاء القلب، انتڑی رحم اور متعلقات رحم، خصیۃ الرحم۔ مہبل۔ مثانہ۔ یہ پٹھہ پھر لوٹ کر دل میں آجاتا ہے اسی لئے اس کو عصب راجع کہتے ہیں مختصر کلام یہ ہے۔ جن اعضاء میں اس کی شاخیں جاتی ہیں۔ ان میں کوئی خرابی ہو تو اس کا اثر دل پر پڑتا ہے اور دل میں بے نظمی کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے نبض غیر منتظم ہو جاتی ہے اس لیے طبیب کو چاہیئے کہ متواتر نبض کا معائنہ کرتا رہے اس سے نبض میں مہارت پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ نبض سریع

جیسے کہ ہم نے پہلے ذکر کیا کہ نبض ایک منٹ میں ۶۵ سے ۷۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے نبض سریع وہ ہے جو معمول سے زیادہ حرکت کرے۔

اسباب: نبض میں سرعت کیوں ہو جاتی ہے اس کی وجہ (۱) حرارت

کا ہونا (۲) غذا کا ہضم نہ ہونا (۳) تخمہ (۴) بد ہضمی (۵) خرابی معدہ (۶) تیز بخار (۷) کھانا کھانے کے بعد زیادہ دوڑ کر آنا (۸) غصہ وغیرہ (۹) خلق استعمال میں نبض تیز ہو جاتی ہے۔

وہ امراض جن میں نبض سریع ہو جاتی ہے حسب ذیل ہیں (۱) حرارت جگر (۲) حرارت خون (۳) حرارت معدہ (۴) خرابی گردہ (۵) قبض (۶) بے خوابی۔ اس کے اسباب ہیں۔

نوٹ: جاننا چاہیئے کہ بچوں کا درجہ حرارت جوانوں کی نسبت قدرے زیادہ ہوتا ہے اس لئے نبض بھی تیز ہوتی ہے۔

۶- نبض بطی

وہ ہے جو آہستہ آہستہ چلتی ہے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ نبض کی رفتار ۶۵ سے ۷۰ درجہ ہے اس سے کم رفتار ضعف قلب پر ضعف قوت پر دلالت کرتی ہے

یہ نبض کن لوگوں میں پائی جاتی ہے (۱) ضعف قلب (۲) شحم قلب جب کہ دل میں چربی زیادہ ہو (۳) جو کہ دل شحم القلب میں مبتلا ہو (۴) ضعف جگر (۵) ضعف گردہ۔ بواسیر، لیکوریا۔ جریان الرحم استحاضہ۔ ایسے مریضوں میں خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے اس لئے یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے نبض کو دیکھتے وقت مریض کی دوسری حالتوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے تاکہ تشخیص میں آسانی ہو۔

۷- نبض واقع فی الوسط

یہ ایک نبض ہے جو کہ سکون کے وقت قرعہ لگاتی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ منتظم نبض میں ہر قرعہ کے بعد سکون اور ہر سکون کے بعد قرعہ ہوتا ہے اس حالت نبض میں سکون کے وقت بھی قرعہ ہوتا ہے اسی واسطے اس کا نام واقع فی الوسط یعنی بیچ میں قرعہ ڈالنے والی نبض ہے۔

یہ نبض کیوں پیدا ہوتی ہے جب کہ حرارت بہت زیادہ ہو جبکہ شدت بخار ہو جب کہ اندر کوئی مواد فاسدہ جمع ہو مثلاً سودا وقت کا بڑھ جانا یا بلغم کی زیادتی یا کسی جگہ درد ہو مثلاً درد سینہ۔ درد گردہ۔ درد سر درد شکم وغیرہ کیونکہ دل دفع درد اور مرض کے لیئے بار بار وہاں خون کھینچتا رہے اس نبض کی شناخت کے لئے مشاہدہ متواتر کی ضرورت ہے تاکہ اس نبض کی سمجھ آجائے۔

۸- نبض نملی

چیونٹی کی طرح چلنے والی - یہ ایک حالت نبض ہے جس میں نبض چیونٹی کی طرح چلتی ہے۔

کیفیت نبض: نبض نہایت باریک اور چیونٹی کی طرح چلتی ہے اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا ہے۔

یہ نبض کن حالتوں میں ہوتی ہے - یہ نبض اس حالت میں ہوتی ہے جب کہ جسم سے جریان خون زیادہ ہو جائے جب کہ غشی پیدا ہو جب کہ کسی اسٹروک کا حملہ ہو جائے۔ درد گردہ۔ درد رحم۔ سنگ گردہ

قلب میں (۲) غشی کی حالت میں (۳) جب کہ بدن خون خارج ہو جائے (۴) جب کہ مریضاں بواسیر میں خون زیادہ خارج ہو (۵) نفث الدم میں جب کہ پھیپھڑوں سے خون زیادہ خارج ہو (۶) خون جو کسی رگ کے پھٹنے سے خارج ہو۔ سکتہ شمسیہ (سن اسٹروک) دماغ پر دھوپ زیادہ لگے اور غشی پیدا ہو جائے۔ سردرد شدید۔ کنپٹی کا درد۔ سرسام ٹائیفائیڈ بخار۔ امراض قلب۔ تشنج قلب۔ خرابی صماعات قلب یعنی دل کی کوٹھڑیوں میں خرابی آ جانا جس سے برادران خون میں رکاوٹ آ جائے۔ پھیپھڑے اور دل کے درمیان دوران خون دیوی قلبی میں رکاوٹ آ جانا۔ مریضان امراض پھیپھڑا جب کہ پھیپھڑے میں ٹی بی کے اثرات ظاہر ہو جائیں۔ نمونیہ۔ امراض بطن۔ درد شکم معدہ۔ درد انتا عشری قولنج۔ درد گردہ۔ ان امراض کی دوسری علامات کو بھی مدنظر رکھو اور نبض کا بھی مشاہدہ کرو۔

نبض مطرکی (مطرک یعنی ہتھوڑا)

یہ ایک نبض ہے جو ہتھوڑا کی طرح چھوٹا سا قرعہ اور لگاتی ہے۔ جیسے کہ ہتھوڑا آہرن پر آنے سے چھوٹا سا قرعہ اور لگاتا ہے۔

اسباب: اس نبض کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں (۱) بدن میں زیادہ حرارت کا ہونا جس ان وجہ سے نبض کو نیا آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے (۲) آلہ نبض یعنی شریان کا تنگ ہونا جس کی وجہ سے شریان

جب کہ نکسیر زیادہ ہو۔ درد شکم، پیٹ کا پھوڑا درد کہیں بھی ہو۔ ان حالتوں میں یہ نبض دیکھنے میں آتی ہے۔ طبیعت، چاہیئے۔ اس قسم کی نبضوں کا مطالعہ کریں۔

نبض دودی

دود کیڑے کو کہتے ہیں۔ یہ نبض نملی نبض سے مشابہ ہوتی ہے۔

اسباب نبض: اس کے اسباب بھی وہی ہیں جو بیشتر ذکر کر دیے ہیں اور دیگر اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

ضعف قلب۔ ضعف گردہ۔ شریانوں کی سختی۔ قولنج۔ قولنج صفرائی پتہ کا درد۔ درد فم معدہ۔ درد قلب۔ درد اثنا عشری آنت، سنگ مرارہ۔ یرقان جب کہ اس کے ساتھ درد پتہ بھی شامل ہو جائے۔ پتہ کا درد جب کہ پتھری بن گئی ہو۔ درد مثانہ۔

نبض ذنب الفاری

چوہے کی دُم کی طرح نبض: یہ ایک نبض ہے جو کہ ابتداً موٹی ہوتی ہے اور بعدہٗ چھوٹی ہوتی جاتی ہے۔ جیسے چوہے کی دُم۔

کیفیت نبض: یہ نبض ضعف دل پر دلالت کرتی ہے۔ دل خون کو پورے طور پر آگے دھکیل نہیں سکتا یا دل کی قوت دافع کمزور ہوتی ہے۔ اس نبض کا بغور مشاہدہ کرنا چاہیئے۔

نبض ذنب الفاری کن لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ شدت ضعف

پوری طور پر نہیں پھیلتی۔ شریان میں مواد فاسدہ کا جمع ہونا۔ ضعف قلب جس سے دل پورے طور پر حرکت نہیں کرتا۔

یہ نبض کن امراض میں پائی جاتی ہے:۔ ضعف قلب، بلڈ پریشر۔ تشحم قلب۔ تشمع قلب۔ غشی پھیپھڑے اور قلب کے درمیان دورانِ خون میں کسی قسم کی رکاوٹ۔ سرسام جب کہ دماغ پورے طور پر کام نہیں کرتا۔ کنپٹی کا درد۔ درد اعصاب۔ گنٹھیا کا درد۔ درد مثانہ۔ درد گردہ۔ سنگ گردہ۔

عورتوں میں درد حیض، رکاوٹ حیض اور دیگر علامات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ نبض کی صحیح تشخیص ہو سکے۔

نبض ذوالقطرہ

وقفہ دینے والی نبض۔ جاننا چاہیئے کہ ہر قرعہ کے بعد ایک وقفہ ہوتا ہے نبض ذوالقطرہ میں زیادہ وقفہ ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے نبض قرعہ لگاتے سے قاصر ہے۔

یہ نبض کن امراض میں پائی جاتی ہے۔ ضعف جگر جب کہ خون کی پیدائش کم ہو۔ ورم جگر۔ ورم معدہ۔ یرقان۔ سوء المزاج بارد جگر۔ ضعف قلب۔ امراض دماغیہ و سرسام۔ دماغ کی جھلیوں کا ورم۔ امراض قلب۔ ورم اغشاء قلب و دل کی جھلیوں کا ورم۔ ورم پھیپھڑہ۔ نمونیہ وغیرہ ورم اطراف۔ ورم اغشاء قلب

(دل کی جھلی کا ورم) ورم غشاء جگر۔ قروح مثانہ۔ ضعف اعصاب
اس نبض کی پہچان کے لئے متواتر مشاہدہ کی ضرورت ہے۔
اس کے بغیر کچھ حاصل نہ ہو گا۔

نبض منشاری

منشاری آرے کو کہتے ہیں۔ یہ نبض خاص طور پر امراض پھیپھڑہ اور خاص طور پر ذات الجنب میں، کیونکہ نبض کا تعلق اغشیاء دل سے ہوتا ہے۔ اعضاء کی جھلیوں سے ہوتا ہے۔ اس لئے جب پھیپھڑے کی جھلی میں ورم ہوتا نبض میں بھی کھچاؤ آجاتا ہے جیسے کہ حکیموں نے ذات الجنب کے بارے میں لکھا ہے۔

نفس تنگ السعت، نبض منشاری

یہ نبض کن امراض میں پائی جاتی ہے۔ جہاں بھی کسی عضو کی جھلی میں ورم ہو مثلاً پھیپھڑے کی جھلی۔ اعصاب کی جھلی جگر کی جھلی۔

علامات: نبض کھچی ہوئی ہوتی ہے اور آرے کی طرح اونچی نیچی ہوتی ہے یعنی نبض مستوی نہیں ہوتی۔ امراض پھیپھڑا میں اس نبض سے تشخیص کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ بات ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جو نبض کا حل مشاہدہ کرتے ہیں۔

نبض صلبی

علامات : انگلیوں سے دبانے سے نبض نیچے نہیں دبتی ۔

یہ نبض کن امراض میں پائی جاتی ہے ۔ بلڈ پریشر ۔ جہاں کہ نبض سختی کی وجہ سے دورانِ خون میں رکاوٹ پیدا کردیتی ہے ورم اطراف ۔ ورم غشاء القلب ۔ ورم غشاء جگر ۔ ضعف قلب ۔ شدید حرارات ۔ کسی رطوبت کا اخراج مثلاً بواسیر یا نفث الدم ۔ ورم اعضاء سخم ۔ ورم اعصاب محیطی جس کو نیورائس یعنی ورم گردہ ، مثانہ ۔

نبض ممتلی

(بڑھی ہوئی نبض)

یہ ایک نبض ہے جو مرتفع اور اکٹھی ہوئی اور بھری ہوئی ہوتی ہے ۔

اسباب : خون کی زیادتی ۔ بدن میں مواد کا ہونا ۔

یہ نبض کن حالتوں میں پائی جاتی ہے

نبض حوامل اگر صبح کے وقت نہار منہ عورت کی نبض دیکھو نبض بھری ہوئی ہو اور حیض بھی نہ آتا ہو اور دیگر علامات متلی اور قے ہو تو اکثر عورتوں میں حمل کی علامت ہے دوسری علامات کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔

دیگر امراض دماغیہ سر درد، سرسام - خرابی دماغ - مراق مالیخولیا، جنون، سر کی جھلیوں کا ورم

امراض قلب، حرارت قلب - بلڈ پریشر - تبخیر معدہ -

امراض گردہ : ورم گردہ - سنگ گردہ

امراض امعاء : سوءِ ہضم - بدہضمی - دردِ قم معدہ - دردِ امعاء، دردِ قرحہ اثنا عشری (بارہ انگشتی آنت)

دردِ جگر - دردِ مرارہ (پتہ) سنگ مرارہ -

بواسیر خونی جب کہ مسّے پھول گئے ہوں اور خون نہ آیا ہو -

دیگر علامات کو بھی مدِ نظر رکھیں -

نبض متخفض :- ایک نبض ہے جو ابھری ہوئی نہیں ہوتی بلکہ اپنی طبعی سطح سے نیچے ہوتی ہے -

اسباب : خون کی کمی - ضعف جگر، ضعف معدہ، ضعف امعاء - کسی مواد کا جسم سے خارج ہونا مثلاً بواسیر - استحاضہ - ٹی بی - نفث الدم - یہ نبض ان امراض میں پائی جاتی ہے - مریضان بواسیر، سل ودق لیکوریا - غرضیکہ ان امراض میں جن میں رطوبات اندر سے خارج ہو جاتی ہیں -

۱۷۔ نبض موجی ایک نبض ہے جو دریا کی موج کی طرح دائیں بائیں حرکت کرتی ہے - سیدھی حرکت نہیں کرتی -

اسباب نبض : دل پورے طور پر حرکت نہیں کرتا - اس کی حرکات

غیر متست قسم ہوتی ہیں۔

یہ نبض کن لوگوں میں پائی جاتی ہے : امراض قلب۔ تشنج قلب۔ تشنج قلب کے مریض۔

علامات : قلب میں کسی خرابی کا ہوتا۔ قلب کی حرکت انبساطی و انقباضی میں خرابی۔ مریضان ضعف ہضم مریضان ضعف جگر۔

نوٹ : مشاہدہ نبض کے لئے اور کثرت معائنہ نبض کی ضرورت ہے۔ طبیب کو چاہیئے کہ اس طرف زیادہ توجہ دے۔

۱۸۔ نبض مجاذ والوزن

وہ نبض ہے جو اپنے وزن یا حد سے بڑھ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے مثلاً بچوں کی نبض جوانوں جیسی ہو جائے اور جوانوں کی نبض بچوں کی طرح ہو جائے یا جوانوں کی نبض بوڑھوں جیسی ہو جائے یہ نبض دل میں تغیر آجانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے علاج میں دل کا خیال رکھنا چاہیئے۔

تجربات محققین متعلقہ نبض

بعض محققین نے مندرجہ ذیل امور متعلقہ نبض دریافت کئے ہیں۔

۱۔ اگر نبض سیابہ پر فرحہ لگائے تو امراض دماغیہ پر دلالت

کرے گی مثلاً ضعف دماغ - کمزوری دماغ - کمزوری حافظہ نسیان تبخیر - سر درد وغیرہ وغیرہ

۲- اگر نبض وسطےٰ اپر حرکت لگائے تو امراض سینہ پر دلالت کرے گی مثلاً ضعف پھیپھڑا - کھانسی - نزلہ - زکام ، کمزوری پھیپھڑہ - انبساط نزلہ وغیرہ -

۳- اگر نبض بنصر پر حرکت لگائے تو یہ امراض شکم پر دلالت کریگی مثلاً درد شکم - ضعف ہضم - گیس - تبخیر - ضعف معدہ - ضعف امعاء قبض وغیرہ

۴- اگر نبض خنصر پر ضرب لگائے تو اس بات کی علامت ہے کہ امراض زیر مثانہ پر دلالت کرتی ہے مثلاً امراض مثانہ - ضعف مثانہ - ضعف باہ - جریان - احتلام کمزوری اعصاب وغیرہ وغیرہ - مستورات میں درد حیض - لیکوریا - درد کمر - درد پشت وغیرہ وغیرہ

واللہ اعلم بالصواب

خون

BLOOD

ہمارے جسم میں خون کا پیدا ہونا زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے اگر ہمارے جسم میں خون پیدا نہ ہو یا پیدا شدہ خون میں کوئی نقص پیدا ہو جائے تو ہماری صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔ خوراک جو ہم کھاتے ہیں اس کے کھانے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی آخری پیداواریں جذب ہو کر خون کا ایک اہم حصہ بن جائے۔ خون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام دل اور خون کی نالیاں کرتی ہیں جب خون، خون کی نالیوں میں دورہ کرتا ہے اور وہ طاقت جو اسے ایک جگہ رکنے نہیں دیتی اور حرکت میں رکھتی ہے دل کی طاقت ہے جو کہ دل میں جمع ہونے والے خون پر سکڑتا ہے اور شہ رگ کی تمام شاخوں میں پہنچا دیتا ہے خون ایک مائع حالت ہے اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے مختلف حالتوں میں خون کی سرخی کم و بیش ہوتی رہتی ہے جن لوگوں کا رنگ زرد ہوتا ہے ان کو خون کی کمی ہوتی ہے اور ان میں خون کی مقدار کم ہوتی ہے۔

جب خون میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وہ خون سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے اور ایسا گندہ خون کہلاتا ہے اس کے برعکس وہ خون جس میں آکسیجن کی مقدار زیادہ ہو وہ چمک دار اور سرخ ہوتا ہے اور یہ تازہ خون کہلاتا ہے خون میں چونکہ جسم کے مختلف کیسے تیرتے ہوئے

دکھائی دیتے ہیں اس لئے خون پانی سے قدرے گاڑھا ہوتا ہے۔

خون کے کام

TUNCTION OF BLOOD

۱۔ خون پھیپھڑوں میں سے تازہ ہوا کی آکسیجن حاصل کرتا ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ چھوڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سانس باہر نکالتے وقت ہوا میں آکسیجن کی مقدار کم اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھ جاتی ہے گیسوں کا یہ تبادلہ عروق شعریہ (خون کی نالیاں) کے ایک قسم کی دیوار اور دوسری طرف ہوا کے گیسوں کے ذریعے ہوتا ہے پھیپھڑوں کی طرف ہوا میں آکسیجن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اس لئے آکسیجن کی مقدار خون کی طرف بڑھتی رہتی ہے خون میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن کا مرکب خون میں ہیموگلوبن کے ساتھ بنتا ہے جو کہ سرخ دانوں میں واقع ہے۔ ہیموگلوبن اور آکسیجن کا مرکب اوکسی ہیمو (DXY.HAEMOY) اور کاربن ڈائی آکسائیڈ اور ہیموگلوبن کا مرکب کاربوکسی ہیمو (CARBOXYHMOY) یہ خون گندہ ہوتا ہے اور اوکسی ہیمو تازہ خون ہوتا ہے۔

اس کا چارٹ مندرجہ ذیل ہے۔

1 FATS CARBOHEYDRATE

$$H_2O \xrightarrow[\text{DORN}]{\text{TISSU SE}} CO_2 + ND_z$$

HBO = HB = HBCO

NBCO = CRRHOXYO

HOTCO —— LUNY

NB

NB +O = NBO

جو ہم کھاتے ہیں عملِ انہضام میں مختلف رطوبتوں کے خمیر اس

تے ہیں۔ خوراک کے اجزا ان کی آخری پیداوار میں تبدیل کر

یہ آخری پیداواریں انتڑیوں میں جاذب ہو کر خون کی ندی

خون کے ذریعے خوراک کی غذائیت تمام اعضاء کو

یہ تمام اعضاء کو مہیا کرنا ممکن نہیں دل اور خون

کے تمام ناخنوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔

رکھنے کے لئے گرمیوں میں جلد

کی نالیاں زیادہ

پیدا ہوتا ہے اور اس کے

سینہ کو آبی بخارات میں بدلنے

جسم سے حاصل کی جاتی

جسم میں حرارت جمع

وجہ ہے کہ پسینہ

۴۔ جسم کی تمام رطوبتیں خون سے علیحدہ کی جاتی ہیں۔ خون رطوبت پیدا کر کے غدود تک پہنچاتا ہے اور مختلف غدودں کی مخصوص "کیسے"، اپنی اپنی رطوبت پیدا کرنے کے لئے میٹریل خون سے حاصل کرتے ہیں۔

۵۔ **اخراج آلائش** جسم کی تمام آلائش اور فاسد مادے خون میں داخل ہو کر پسینہ اور پیشاب کی شکل میں جسم سے خارج ہوتی ہیں اگر جسم میں خون نہ ہو تو یہ آلائشیں ایک ہی جگہ اکھٹی جمی رہیں۔

۶۔ اگر کسی کو کوئی زہر دے دیا جائے تو اس کا اخراج جگر اور گردہ باہم مل کر کرتے ہیں اگر گردے اور جگر دونوں تیزی سے اپنا کام نہ کریں تو زہر اپنا اثر کر جائے اور مریض فوراً مر جائے۔ اگر کسی مریض کے لئے دوا فوراً درکار ہو تو اس کی دوائی خون کے ذریعے اس کے جسم میں داخل کر دی جاتی ہے۔ یہ دوائی ٹیکہ کے ذریعے خون کی نالی میں چڑھا دی جاتی ہے۔ خون کا ایک سب سے بڑا اہم کام یہ ہے کہ اس میں منجمد ہونے کی اہلیت پائی جاتی ہے اگر کسی جگہ خون کی کوئی نالی پھٹ جائے تو اس جگہ کا خون منجمد ہو جاتا ہے اور سوراخ بند ہو جاتا ہے اگر یہ ایسا نہ ہو تو زیادہ خون بہہ جانے سے مریض فوراً مر جائے متعدی امراض ہیضہ، تپ دق، محرقہ وغیرہ سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں تو دوائی کا اثر خون میں رہتا ہے اور ہم بیماری سے محفوظ رہتے ہیں دوائی کے حفاظتی مادے خون میں جمع رہتے ہیں اور ہم کو حفاظت سے رکھتے ہیں خون کے اندر مختلف بیماریوں سے بچانے کے لئے حفاظتی مادے ہوتے ہیں جو ہمیں بیماریوں سے

... ...ون کے سفید "کیسے" یا سفید دانے جراثیم کی سرایت کو ختم کر دیتے ہیں اور بیماری سے بچاتے ہیں یہ کیسے جراثیم کا مقابلہ نہ کر سکیں تو جراثیم غالب آجاتے ہیں اور بیماری زور پکڑ جاتی ہے

خون BLOOD

اس کے دو اہم حصّے

۱- (SERUM) خون کا رس- یہ پانی کی طرح مائع ہے اور بے رنگ ہے۔خون کے کیسے اور نمکیات اس مائع میں تیرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں (BLOOD CELLS) خون کے کیسے یا دانے یہ تین قسم کے ہیں۔

۱-سرخ دانے (R/E/D BLOOD CELLS) یا (R.B.C)

۲- سفید دانے (WNITE BLOOD CELLS) (W.B.C)

۳- پلیٹ سیلز (BLOOD PLATE)

سرخ (R-B.C) ریڈ بلڈ سل) ان کی تعداد تقریباً ۵۰ لاکھ فی مکعب سنٹی میٹر ہے اور موٹائی ۳۲۰۰/۱ مربع انچ ہوتی ہے اس کے کیسے کا سرخ دانے کا سا رنگ ہوتا ہے لیکن سب مل کر خون کو سرخ رنگ دیتے ہیں لیکن پیدائش کے وقت سرخ دانوں کی تعداد قدرے زیادہ ہوتی ہے زندگی کے ابتدائی ایام میں قدرے کم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد پھر بڑھنے لگتی ہے۔مردوں میں عورتوں کی نسبت سرخ دانوں کی مقدار زیادہ ہوتی ہے

زندگی کے ابتدائی ایام میں تدریج کم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد پھر بڑھنے لگتی ہے۔ مردوں میں عورتوں کی نسبت سرخ دانوں کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ سرخ دانوں کے اندر کیسہ کا حصہ نہیں ہوتا لیکن مینڈک، پرندوں اور مچھلی کے خون کے سرخ دانوں میں کیسے کا مغز ہوتا ہے۔ سرخ دانوں کے درمیان میں ایک سرخ رنگ کا مادہ پایا جاتا ہے جسے ہیموگلوبن کہتے ہیں عورتوں میں اس کی تعداد دس پندرہ فی صد کم اور مردوں میں سو فی صدی ہوتی ہے اگر ان کیسوں کو کناروں سے دیکھا جائے تو ان کی شکل بیضوی درمیانی حصہ کم چوڑا اور سرے موٹے ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم خوردبین کے نیچے خون کا ایک قطرہ رکھ کر دیکھیں تو کچھ دیر بعد دیکھتے ہیں کہ سرخ دانے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر لمبی قطار بنا لیتے ہیں اور یہ قطار روپیوں کے ڈھیر کی طرح ہوتی ہے ان کی اس صورت کو (ROULOYS) کہتے ہیں کیونکہ سرخ دانے کا ایک اہم کام پھیپھڑوں کی تازہ ہوا آکسیجن دینا اور بافتوں میں پیدا شدہ کاربن ڈائی آکسائڈ پھیپھڑوں کے ذریعے جسم سے خارج کرتا ہے۔ یہ کام سرخ دانوں کے اندر سرخ رنگ کے مادہ ہیموگلوبن کے ذریعہ ہوتا ہے۔

ہیموگلوبن (HB - HBCO) اور ایک قسم کی جیمنیات سے مل کر بنتا ہے یعنی وہ خون پیدا کرنے کے لئے فولاد کا مرکب اور جیمیات مفید ہیں۔ تمارے خون میں اس کی ہیموگلوبن زیادہ ہوتی ہے۔ بافتوں کے گندہ خون میں جو کہ دل کی طرف صاف ہونے کے لئے وریدوں کی طرف

یعنی کاربوسی ہیموگلوبن زیادہ ہوتا ہے۔

سفید دانے (W.B.C) ان کی تعداد چھ ہزار سے دس ہزار فی مکعب ملی میٹر ہوتی ہے۔ سرخ دانوں کی طرح اگر ان کو خوردبین کے نیچے رکھ کر دیکھیں تو دکھائی نہیں دیتے۔ اس لئے ان کے لئے ایک خاص آلہ استعمال کیا جاتا ہے جس سے یہ سفید دانے رنگین ہو جاتے ہیں اور پھر رنگین دکھائی دیتے ہیں ان کی چوڑائی ۲۵۰۰/۱ مربع انچ ہے۔ یہ اپنی شکل بدلتے رہتے ہیں کیسوں کا سائز بڑا چھوٹا ہوتا ہے کیسوں کے اندر سفید دانے پائے جاتے ہیں کسی میں ایک کسی میں دو کسی میں تین اور چار تک بھی سفید ہوتے ہیں۔ یہ کیسے گول دکھائی دیتے ہیں اور کچھ باقاعدہ شکل میں یہ کیسے ہمارے جسم کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ حفاظتی سپاہی کہلاتے ہیں کیونکہ یہ جراثیم کو ہڑپ کر جاتے ہیں اور بیماری کو اثر کرنے سے روکتے ہیں۔

جراثیم کے پیدا ہونے پر ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے یعنی جس طرح جنگ میں سپاہی لڑائے جاتے ہیں اگر یہ حفاظتی سپاہی جراثیم کا مقابلہ نہ کر سکیں تو بیماری کی علامات پیدا ہوتے لگتی ہیں اگر بیماری کی وجہ سے کوئی زہریلے مادے جسم میں پیدا ہو جائیں تو سفید دانے ان کا اثر زائل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

۳- (BLOOD PLATE CELLS) ان کی شکل گول ہوتی ہے ان کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے تین لاکھ فی مکعب ملی میٹر ہوتی ہے۔ یہ

کیسے خون منجمد کرنے میں اہم حصہ لیتے ہیں ان کی تعداد اگر کم ہو تو خون کی پھٹی ہوئی نالیوں کی مرمت نہیں ہو سکتی اور خون زیادہ دیر تک بہتا اور ضائع ہوتا ہے۔

۱۔ خون کا رس

BLOOD SERUM

اس میں پانی کی تعداد نوے فی صد تک ہوتی ہے۔ باقی دس فی صد دوسری قسم کی نمکیات خون میں خون کے کیسے تیرتے ہیں مختلف نمکیات کے علاوہ خون میں خون کے حفاظتی مادے (ANTEIHODIES) بھی ہوتے ہیں۔

خون کے رس میں سوڈیم میگنیشیم کے نمکیات پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ حیمیات جو موجود ہوتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

PLOSMA سے اگر... جو... باقی سیرم بچتا ہے دوسرے لفظوں میں سیرم فاسرٹ نہیں ہوتی۔ سیرم کا رنگ ہلکا زردی مائل ہوتا ہے اور ردعمل کھاری ہوتا ہے۔ اگر ہم خون سیرم کو گرم کریں تو وہ انڈے کی سفیدی کی طرح غیر شفاف ہو جاتا ہے جس کی وجہ وہ حمیات (ہیموگلوبن) ہیں جو کہ سیرم کے اندر پائی جاتی ہے۔

انجماد خون

COAGALATION OF BLOOD (CLOTTING)

انجماد خون : خون کی اس طاقت کو کہتے ہیں جو کہ قدرت کی

طرف سے خون میں موجود ہے تاکہ خون کو بہنے سے روکا جا سکے جب کبھی خون کی نالی چاقو یا بلیڈ سے یا چوٹ لگنے سے پھٹ جائے، تو خون بہنے لگتا ہے۔ خون کی نالی کے شگاف کو بند کرنے کے لئے خون میں مختلف تبدیلیاں شگاف پر پیدا ہو جاتی ہیں جس سے شگاف پر ایک قسم کا بند لگا دیا جاتا ہے جسے (CLOTE) کہتے ہیں اس طرح شگاف بند ہو جاتا ہے اور خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ اگر خون میں یہ طاقت نہ ہوتی تو نتیجہ یہ نکلتا اور آہستہ آہستہ خون کی کثیر مقدار ضائع ہو جاتی ہے جس سے رنگ پیلا پڑ جاتا ہے اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور اگر اس کے برعکس کوئی بڑی نالی پھٹ جائے اور خون زیادہ بہہ جائے تو زیادہ خون کے بہہ جانے سے موت وغیرہ واقع ہو جاتے کا خطرہ ہو جاتا ہے انجماد خون کا مطالعہ کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس عمل میں کون سے کارکن حصہ لیتے ہیں۔

تجربہ: دو امتحانی نلی (ٹیسٹ ٹیوب) میں یکساں مقدار میں بکرے کا خون ڈالو۔ ایک ٹیسٹ ٹیوب کا خون اس طرح تین چار منٹ پڑا رہنے دو اور دوسری ٹیوب کا خون کسی تنکے کے ساتھ ہلاتے جاؤ۔ چار منٹ کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ جس ٹیسٹ ٹیوب کا خون ہلایا گیا تھا ویسے کا ویسا ہے اور وہ ہی نہ ہلانے والی ٹیوب کا خون مختلف حالتوں میں نظر آتا ہے جسے (SERUM) سیرم کہتے ہیں یعنی خون کا رس۔ اس کی نچلی تہہ زردی رنگ کی جسے (PLASMA) اور سفید، سے نچلی

گہرے خون کی ہے جسے (CLOD) کہتے ہیں۔ یہ خون کا وہ حصہ ہے جس میں تمام کے تمام کیسے نیچے بیٹھ گئے ہیں اور اوپر رہنے کی وجہ سے خون قدرے جم گیا ہے۔ دوسری ٹیوب کا خون منجمد نہیں ہو سکا۔ کیونکہ تنکے کے ذریعے اس کے فاسبریٹ کے ریشے تنکے کے ساتھ لگ کر علیحدہ ہو گئے اور یہ خون منجمد نہیں ہو گا۔ اگر ہم تنکے کے خون کو باہر نکال کر دیکھیں اور اس کو خوردبین کے نیچے دیکھیں تو اس کے اوپر باریک تاریں لپٹی ہوئی دیکھتے ہیں جو کہ خون سے اس پر لپٹی گئیں اور اگر ان کو دھو ڈالیں تو تنکا ریشوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انجاد خون کے لئے ان کا ہونا نہایت ضروری ہے

فبریٹ (FABRIN) یہ ایک غیر حل پذیر جسیمات ہے ہر کسی جسم میں صرف اس وقت پیدا ہوتا ہے جب خون BLOOD کا اس کی ابتدائی حالت (FARINGEN) ہے اس کی (ARBRINGEH) خود بخود (FOBRIN) میں بدلی تو اس سے پھٹی ہوئی خون کی نالیوں کا خون منجمد ہو جاتا ہے (THROMBIN) یہ (FIBRINOGEN) کی پہلی حالت ہے

پروتھرمبن PRO-THRONBIN

یہ ایک قسم کی حل پذیر جسیمات ہے جو کہ خون میں حل ہوتی ہے یہ جسیمات جگر میں جسیمات کی آخری پیداواروں سے حاصل کی جاتی ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے خون میں حیاتین (K) کا ہونا لازی ہے اگر ہماری

خوراک حیاتین (K) نہ ہو تو PROTHOM BIN) نہیں بن سکتی۔

(THREMBIM) یہ ایک قسم کی حل پذیر جسمیات ہے جو کہ (PROTHOMBIN) سے بنتی ہے۔ عام حالت میں خون میں یہ نہیں ہوتی صرف انجماد خون کے وقت پیدا ہوتی ہے۔

(THROMBO KINASF یہ ایک قسم کی (ENSIME) ہے جو کہ (PLATELES) کے ٹوٹنے اور خون کی نالیوں کے زخمی ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ انجماد خون کے لئے اس کی موجودگی نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ (CEN SIME) چونے کے نمک کی موجودگی میں خون خون کے رس کی (PRDTH RON BIND کو THROMBIN میں بدل دیتی ہے۔

جس وقت کسی خون کی نالی کے پھٹنے یا چوٹ لگنے سے خون نکلتا ہے تو شگاف کی جگہ پر ذیل کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ ان تمام تبدیلیوں کا واحد مقصد یہ ہے کہ خون کا بہنا بند ہو جائے اور کسی قسم کا بند شگاف پہ لگا دیا جائے۔

جس جگہ خون کی نالی پھٹی ہوتی ہے خون کسی نالی کے زخمی ہونے کی وجہ سے ایک (ENZIME) یا خمیر (THRDM BIN) پیدا ہوتی ہے۔

TNROMB DKINASE خون کے رس کی جسمیات (PRATHOMBIM) کو منیادل پذیر کر کے P.P.FIBRIN) میں بدل دیتا ہے۔

(THROMBIN) خون کی دوسری جسیمات (HBRINO GEN)
پر عمل کرتا ہے اس کے بعد (FIBRINOGEN) اپنے آپ کو (FIBRIN)
میں بدل دیتی ہے (FIBRIN) کے ریشے ایک قسم کا جال ہوتا ہے
جو شگاف پر بچھا دیا جاتا ہے جس طرح چھت کے بانس لگائے جاتے
ہیں۔ اس جال کے سوراخوں میں خون کے سرخ دانے پھنس جاتے ہیں
اور جب تک کہ کوئی سوراخ بھی نہیں بچتا اور شگاف پر ایک قسم کا بندلگ
ہے یہ بند (CLATE) کہلاتا ہے۔ خون کے انجماد کا عمل شگاف
پر ہوتا ہے باقی خون اسی طرح اپنا کام کرتا رہتا ہے۔

مندرجہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ (FIBRIN) کا خون میں ہوتا
نہایت ضروری ہے اگر خون کے رس میں سے یہ (FIBRIN) نکال دی
جائے تو باقی سیرم کہلاتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ خون کی نالی میں خون
خود بخود منجمد کیوں نہیں ہوجاتا۔

۱۔ خون چونکہ دورہ کرتا رہتا ہے اس لیے منجمد نہیں ہوتا۔ چلتا خون
منجمد نہیں ہوتا۔ اگر خون کا دورہ بند کر دیا جائے تو خون منجمد ہو جاتا ہے۔

(FIBRIN) یہ انجماد خون کے لئے ضروری ہے اور یہ عام حالت
میں خون میں موجود نہیں ہوتا۔ صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی خون کی
نالی پھٹ جائے اور شگاف والی جگہ پر پیدا ہوتی اور یہ ایک قسم کا کام کرتی ہے۔

۳۔ جگر میں ایک قسم کا مرکب پیدا ہوتا ہے جو کہ خون کو منجمد نہیں ہونے دیتا۔
مندرجہ بالا کا رکن مل کر خون کو منجمد ہونے سے روکتا ہے۔ اس طرح خون

سے کام لئے جاتے ہیں اور اگر ایسا نہ ہو تو زندگی محال ہو جائے۔

۱۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ خون واقعی خون کی نالیوں میں دورہ کرتا ہے کسی بلینڈک کے پیچھے کو (WAF) کہ اگر خوردبین کے نیچے رنگ کو دیکھیں تو ہم خون کے سرخ دانوں کو حروف اعشاریہ میں ایک سمت حرکت کرتے دیکھ سکتے ہیں۔

۲۔ اگر کوئی خون کی نالی پھٹ جائے تو خون جلد بڑھتے نکلتا ہے۔ اگر ہم کوئی ربڑ کی نالی یا رومال بازوؤں پر باندھ دیں تو اس کے اگلے حصّہ پر دباؤ کم ہو جاتا ہے یا بند ہو جاتا ہے جس سے ثابت ہوا کہ خون حرکت میں تھا جو بند کرنے سے رک گیا۔

۳۔ شریان جو دل سے تازہ خون لاتی ہے اور ورید جو گندہ خون دل کی طرف لے جاتی ہے اگر ان سے کوئی پھٹ جائے، تو ورید خون کا بہاؤ سست اور ایک ہی رفتار سے ہوگا اور اگر کوئی شریان پھٹ جائے تو خون میں آتار چڑھاؤ ہوتے ہیں۔ ان سے ثابت ہوا کہ خون میں یہ سب کچھ حرکت ہی ہونے کی وجہ سے ہے۔

۴۔ کسی کی شریان جو ہڈی پر سے گذرتی ہو اگر اس پر انگلی رکھ کر دیکھیں تو ہم اس کی دھڑکن، دل کی دھڑکن کے مثنایہ پاتے ہیں اور ان کا اتار چڑھاؤ بھی ایک طرف جما رہتا ہے۔

CERCULATORY SYSTEM -

نظام دورانِ خون

CERCULATION OF BLOOD

BLOOD, HEART, BLOOD VESSELE

AITERIC /\ VEINS

دورانِ خون

CEKCULATION, OF, BLOOD

خون جسم کے تمام عضلات کے کام کو ٹھیک سرانجام دینے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ خون کا دورہ خون کی نالیوں کے ذریعے ہوتا ہے ان ہی نالیوں کے ذریعے دل کی دھڑکن خون کو سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ٹخنوں تک پہنچا دیتی ہے۔ خون دل کی طاقت کے ذریعے جسم کی تمام بافتوں تک پہنچا دیتا ہے اور پھر ان بافتوں سے دوبارہ دل کی طرف لوٹ آتا ہے یہ خون کا دورہ کہلاتا ہے۔ تازہ خون دل سے بافتوں تک پہنچتا ہے تو اس میں مختلف تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں اور خون پھر بافتوں سے دل کی طرف جاتا ہے۔ یہ گندہ خون کہلاتا ہے۔ گندہ خون واپس دل کی طرف پہنچتا ہے اور وہاں سے صاف ہونے کے لئے پھیپھڑوں کی طرف سے صاف

ہو کر تازہ خون دل کی طرف پہنچتا ہے اور وہاں سے جسم کی طرف اور پھر بافتوں سے ہوتا ہوا دل کی طرف یہ چکر اسی طرح چلتا رہتا ہے۔

دِل

HEART

چھاتی کے جوف میں پھیپھڑوں کے درمیان بائیں طرف واقع ہے اس کا سائز اپنی مٹھی کے برابر ہوتا ہے۔ اس کی شکل مخروطی اور زاویہ اس نیچے کی طرف قدرے بائیں ہے اس کا قاعدہ اوپر اور دائیں طرف اشارہ کرتا ہے۔ دل کا ایک چوتھائی حصہ دائیں طرف اور باقی بائیں طرف واقع ہے کیونکہ بائیں طرف چھاتی کے نصف حصہ سے دل گھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے بایاں پھیپھڑا دائیں پھیپھڑے سے چھوٹا ہے۔ دل ایک دوہری تہہ کی پتلی جھلی کے غلاف میں مخصوص ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک سیال مادہ ہوتا ہے جو کہ دل کو ملائم رکھتا ہے اور دوسرے اعضا کے ساتھ رگڑ سے بچاتا ہے۔

اگر ہم بکرے کے دل کو سامنے کی طرف دیکھیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سامنے کی طرف سے محدب ہے اور یہ عضلی گوشت سے بنا ہوتا ہے۔ اور یہ اس سے بنا ہوا ہے۔ اوپر کا حصہ پتلا ہاتھی کے کان کی طرح نظر آتا ہے اور ان وریدوں کا یہ حصہ سامنے کی طرف ایک خون کی نالی (دائیں طرف والے) کے نیچے اترتی ہے اور زاویہ اس کی طرف جاتی دکھائی

جا لگتے ہیں یہ طنابیں کارڈی ٹینڈی کہلاتی ہیں اور سفید دھاگوں کی طرح مضبوط ہوتے ہیں بطن کی اندرونی دیوار میں جو ابھار ہیں جن سے طنابیں جا لگتے ہیں کلیدی مسل کہتے ہیں۔ والف کا مقصد یہ ہے کہ خون اوپر سے نیچے آ سکے اوزن کے بطن میں تو اس کے سکیل بطن اوزن کی طرف نہ جا سکے اگر خون ایسا نہ کرنے لگے تو یہ ابھار یا ڈھکنے اوپر کی طرف اٹھتے ہیں اور ان میں خون بھر جاتا ہے اور اوپر نہیں جانے دیتا۔ اس طرح دائیں اوزن سے بطن کے درمیان جو سوراخ ہے اس پر یہ ۲ ڈھکنوں والا کواڑ لگا ہوا ہے اس کی تنابیں دائیں جانب کی تنابیوں کی نسبت بہت زیادہ موٹی اور مضبوط ہوتی ہیں۔ اس کواڑ کو (NETREAL) بھی کہتے ہیں

SUPERIOR,VENA,CANA

۱۔ ورید اعظم بالائی

یہ بڑی ورید دل کے دائیں اوزن انقلب سے سر چہرہ گردن اور بازوؤں کا گندہ خون ڈالتی ہے۔

(INPERIOR YENA CANA)

۲۔ ورید اعظم زیریں

یہ جسم کی دوسری سب سے بڑی ورید ہے یہ دھڑ اور ٹانگوں کا گندہ خون مختلف نالیوں کے ذریعے سے ہوتی ہوئی دل کے بائیں

وزن القلب میں ڈالتی ہے۔

مندرجہ بالا دو وریدیں تمام جسم کا گندہ خون دل کے دائیں اوزن القلب میں ڈالتی ہیں۔

POLMDN ARYARTRY

پھیپھڑے کی شریان

یہ دل کے بائیں بطن القلب سے نکلتی ہے۔ اس کا ابتدائی حصّہ اوپر کی طرف چڑھتا ہے پھر یہ نالی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے ایک شاخ دائیں پھیپھڑے کی طرف اور دوسری بائیں پھیپھڑے کی طرف جاتی ہے چنانچہ جسم کا تمام گندہ خون جو دائیں اوزن القلب میں ڈالا جاتا ہے۔ دائیں بطن القلب سے ہو کر پھیپھڑوں کی شریان کی شاخیں حروف اعشاریہ کے ذریعے پھیپھڑوں میں صاف کرنے کے لئے بھیج دیتا ہے۔

پھیپھڑوں میں خون صاف ہو کر حروف اعشارہ ڈالا جاتا ہے اور جمع ہوتا ہوا چار وریدوں کے ذریعے دل کے بائیں اوزن القلب میں ڈالا جاتا ہے وہ نالیاں بائیں پھیپھڑے سے آتی ہیں۔ یہ چار نالیاں جو بائیں اوزن میں تازہ خون ڈالتی ہیں یہ پھیپھڑے کی وریدیں کہلاتی ہیں پھیپھڑوں میں سے آنے والا خون بائیں اوزن سے بائیں بطن میں پہنچتا ہے اور بائیں بطن سے شہ رگ کے ذریعے تمام جسم کو پمپ کیا جاتا ہے۔

AORTA

شہ رگ

شہ رگ جسم کی سب سے بڑی شریان ہے جو دل کے بائیں طرف بطن القلب سے نکلتی ہے اس کی شاخیں تمام جسم کو تازہ خون مہیا کرتی ہیں اس کا ابتدائی حصہ چھتری کے ہینڈل کی طرح ہے۔ اوپر کی طرف جا کر یہ نالی بائیں طرف خم کھاتی ہے پھر چھاتی کے جوف میں داخل ہوتی ہے۔ پیٹ کے جوف میں یہ خون کی نالی پیٹ کی شہ رگ کہلاتی ہے اگر ہم دل کے خون کی نالیوں کا معائنہ کریں تو شہ رگ اور پھیپھڑے کی ورید کی دیوار موٹی اور زقدرے سفید ہے دل کی وریدوں کی پتلی دیوار اور تین گول سرخ ہیں۔

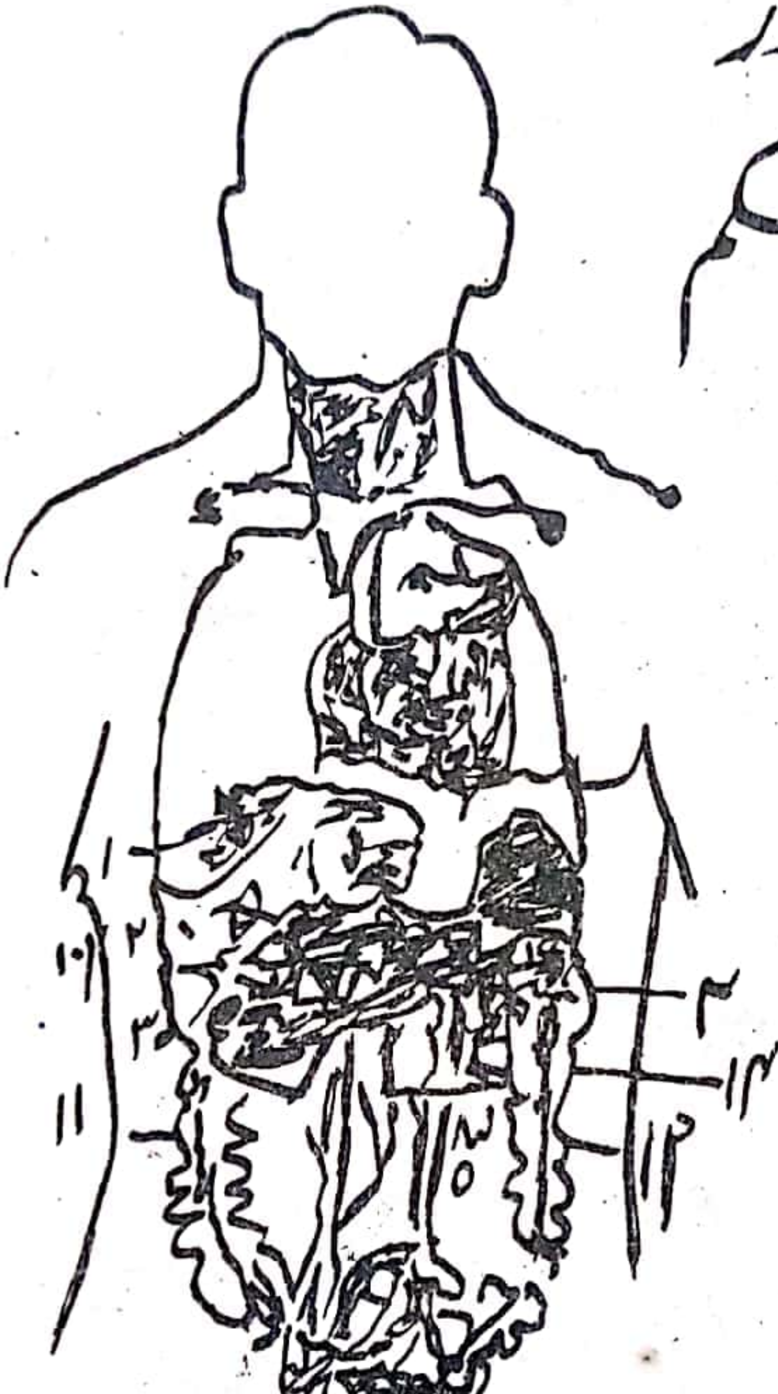
CIRCULATION OF BLOOD

دل کا دورانِ خون

تمام جسم کا گندہ خون دو وریدوں کے ذریعے (ورید اعظم بالائی اور ورید اعظم زیریں) کے دائیں اوزن القلب میں ڈالا جاتا ہے جب دل کا یہ خانہ بھر جاتا ہے تو اوزن القلب کی دیواریں سکڑتی ہیں اور خون واپس وریدوں میں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ پیچھے سے خون اس طرف آ رہا ہوتا ہے اور بائیں اوزن القلب میں بھی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ راستے میں اندرونی دیوار حائل ہوتی ہے۔ خون کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہوتا ہے وہ دائیں

اوزن انقلب اور بائیں اوزن انقلب کا درمیانی سوراخ ہوتا ہے اس سوراخ پر تین ڈھکنوں کا کواڑ جو اس راستے پر متقرر ہے کو اوزن سے بطن میں آنے دیتا ہے چنانچہ خون دائیں اوزن سے بطن میں پہنچ سکتا ہے جب خون دائیں بطن میں بھیجا جاتا ہے تو اس خانے کے بھر جاتے سے بطن کی دیواریں خون پر سکڑتی ہیں اور خون واپس اوزن کی طرف نہیں جا سکتا کیونکہ تین ڈھکنوں کا کواڑ اس سوراخ کو بند کر دیتا ہے اور خون بائیں بطن کی طرف بھی نہیں جا سکتا کیونکہ درمیان میں موٹی دیوار ہے۔ اس وقت پھیپھڑے کی شریان کا راستہ کھلا ہوتا ہے یہ خون اس راستے سے پھیپھڑوں کی طرف جاتا ہے پھیپھڑے کی شریان کی نالیاں چھوٹی چھوٹی نالیوں میں تقسیم ہو کر اعشاریہ پر درجے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کاربوکی ہیموگلوبن سے علیحدہ ہو کر پھیپھڑوں کی طرف جاتا ہے کیونکہ وہاں اس کا دباؤ کم ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں کی اوکسی ہیموگلوبن خون کی طرف چلنے لگتی ہے جہاں اس کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ اوکسی ہیموگلوبن کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور خون چمک دار سرخ ہوتا ہے اور تازہ خون کہلاتا ہے۔ یہ عروق اعشاریہ پر چار وریدوں میں روکتی ہیں دو دائیں پھیپھڑے میں اور دو بائیں پھیپھڑے میں سے۔ اس طرح پھیپھڑوں سے آنے والا خون دل کے بائیں اوزن میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ خون کی نالیاں پھیپھڑوں کے خون کی نالیاں کہلاتی ہیں۔ جب دل کے خون کا خانہ بھر جاتا ہے تو اس کی دیواریں سکڑتی ہیں۔ اور خون دائیں اوزن میں نہیں جا سکتا کیونکہ اور خون آ رہا ہوتا ہے اس کے

کیسے میں ایک ہی راستہ ہوتا ہے۔ وہ بائیں بطن کا راستہ ہوتا ہے تو اس
کی خون کی دیوار سکڑتی ہے بائیں بطن کا خانہ دائیں سے کہیں بڑا ہوتا ہے
کیونکہ خون یہاں سے جسم کو مہیا کیا جاتا ہے۔ بائیں بطن کی دیواریں بھی دائیں
سے موٹی ہوتی ہیں کیونکہ اس کو زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے خون جسم
کے تمام اعضا سر کے بال سے پاؤں کے ناخن تک مہیا کرتا ہے۔ اس کے
مقابلے میں دائیں بطن کی دیوار کو سکڑنے کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے
کیونکہ اس کو خون صرف پھیپھڑوں تک پہنچانا ہوتا ہے جو کہ قریب ہی واقع
ہے اس کی وجہ سے بطنوں کی درمیانی دیوار اوزن کی درمیانی دیوار سے کہیں
موٹی ہے اور بائیں بطن کی کواڑ کی تنابیں دائیں بطن کی تنابوں سے زیادہ
مضبوط اوپر کی طرف موٹی ہوتی ہے اور بائیں بطن کے (ملیبوری ٹ) بھی
موٹے ہوتے ہیں۔ بائیں بطن کی دیوار کے سکڑنے سے خون بائیں اوزن
میں بھی جانے کی کوشش کرتا ہے لیکن دو کواڑ والا والف جو اوپر کی طرف
تن جاتا ہے۔ خون کو اوزن میں جانے سے روک لیتا ہے۔



اعضائے صدر
بطن و شکم

۱- دل
۲- جگر
۳- دایاں گردہ
۴- بایاں گردہ
۵- تلی
۶- مرارہ (پتّہ)
۷- اثنا عشری
۸- معدہ
۹- حالب
۱۰- مثانہ بول
۱۱- قولون صاعد
۱۲- زائدۃ الدودیہ
۱۳- قولون المستقل
۱۴- ورید جوف
۱۵- نہر بدن

تشخیص عن البول

(بول سے مرض کا تشخیص کرنا)

اس کی سات قسمیں ہیں۔ بول سے تشخیص نہایت ضروری ہے کیونکہ بول تمام بدن سے ہوکر گردوں اور مثانہ کی راہ خارج ہوتا ہے اس لئے تمام بدن کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے

اوّل : لون : یعنی پیشاب کی رنگت سے تشخیص کرنا۔ پیشاب کی رنگت میں پانچ قسموں کو مدنظر رکھا جاتا ہے

۱۔ اسقل : یعنی زرد رنگ کا ہونا۔ جوں جوں بدن میں حرارت زیادہ ہوگی بول اسی طرح سرخ ہوتا جائے گا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ تبنی بھوسے کو پانی میں بھگو کر جو ہلکا سا رنگ پانی میں آجاتا ہے اس کو بورن تبنی کہتے ہیں۔ یہ رنگ اعتدالی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اصل میں صحیح پیشاب کی رنگت یہ ہے اس کے بعد جوں جوں حرارت تیز ہوگی توں توں رنگت میں سرخی آتی جائے گی مثلاً :-

۲۔ اترجی لیموں کا رنگ ہونا۔ یہ پہلی قسم سے زیادہ حرارت پر دلالت کرتی ہے اور مندرجہ ذیل امراض میں پائی جاتی ہے۔

حرارت جگر۔ ہلکے بخار کا ہونا۔ تھکاوٹ۔ سوئے ہضم۔ قبض۔ صفرا کی زیادتی وغیرہ۔

۳۔ **شقر** مالٹے کے رنگ کا ہونا۔ یہ پہلی قسم سے زیادہ حرارت کو ظاہر کرتا ہے اور مندرجہ ذیل امراض میں پایا جاتا ہے۔ حرارت جگر۔ بخار کا اندر ہونا۔ یرقان۔ گرمی جگر کا زیادہ ہونا۔ سینہ کی جلن۔ درد

۴۔ **نارنجی** نارنگی کی رنگت کا ہونا۔ یہ پہلی قسم زیادہ گرمی پر دلالت کرتی ہے اور مندرجہ ذیل صورتوں میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً زیادہ حرارت جگر۔ یرقان۔ سینہ کی جلن۔ قبض۔ درد سر صفراوی اور دیگر گرم بیماریاں

۵۔ **ناری** یعنی آگ کی طرح سرخ ہونا۔ یہ قسم بول شدت حرارت کو ظاہر کرتی ہے اور مندرجہ ذیل امراض میں پائی جاتی ہے حمی صفراوی۔ یرقان۔ زیادہ گرمی جگر۔ اندر حرارت کا رہنا بعض اوقات کسی اندرونی پھوڑے پر بھی دلالت کرتا ہے۔

۶۔ **احمر ناصع** یعنی خون کی طرح سرخ ہونا۔ یہ قسم زیادہ حرارت کو ظاہر کرتی ہے اور پیشاب میں خون کی آمیزش پائی جاتی ہے یہ مندرجہ ذیل امراض میں پائی جاتی ہے۔ گرمی مثانہ سنگ گردہ جب کہ گردہ میں پتھری کی رگڑ سے خون آنے لگے۔ شدت حرارت سل و دق وغیرہ۔

رنگت بول دوسری قسم

احمر خون کی طرح پیشاب کا سرخ ہونا - یہ قسم پیشاب میں خون کی موجودگی کو ظاہر کرتی ہے مثلاً سنگ گردہ جس کی خراش سے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے - سنگ مثانہ مندرجہ ذیل امراض میں پائی جاتی ہے -

ورم مثانہ - قرحہ مثانہ - خراش مثانہ - سنگ گردہ اس کی ایک قسم احمر وردی ہے اور پیشاب کے اندر خون کی آمیزش کو ظاہر کرتی ہے -

فالج میں پیشاب کا سرخ ہونا

بعض اوقات فالج میں پیشاب سرخ آنے لگتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ فالج میں گردے متاثر ہوتے ہیں اور خون سے مائیت پوری طرح نہیں چھانٹی جاتی - یہ مرض گردوں پر فالج کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے - پیشاب دیکھتے وقت ساری کیفیات کو مد نظر رکھنا چاہیئے یہ رنگت مندرجہ ذیل امراض میں پائی جاتی ہے -

سوء القنیہ ابتدائی درجہ استسقاء یعنی پیٹ میں پانی پڑجاتا یا شدت درد جیسے درد قولنج -

رنگت بول کی تیسری قسم

بول اخضر یا فستقی یعنی مغز پستہ کی طرح سبز ہونا - یہ علامات

شدت برودت کو ظاہر کرتی ہے۔

نوٹ: اگر بچوں میں اس قسم کا پیشاب آئے تو اس سے فالج کا خطرہ ہوتا ہے۔

رنگت کے لحاظ سے بول کی پانچویں قسم

بول سفید جاننا چاہیئے کہ بول سفید دو قسم ہے ایک مثل پانی اور دوسرا مثل دودھ یا لسّی!

بول مثل پانی کی تفصیل بول مثل پانی ان حالتوں میں پایا جاتا ہے ۱۔ ضعف گردہ (۲) ضعف ہضم۔

(۳) ضعف جگر جیسا پانی پیا جاتا ہے ویسا نکل جاتا ہے۔ قوت ہاضمہ اس میں کچھ اثر نہیں کرتی اس واسطے پانی اسی طرح نکل جاتا ہے۔

بول مثل دودھ یا لسّی اس کو بعض حقیقی کہتے ہیں جیسے کہ دودھ کا رنگ۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو بول ذوبانی بھی کہتے ہیں جس کے معنی ہیں کہ اندر سے گھل کر آتا ہے مثلاً چربی یا اعضا اصلیہ گھل کر خارج ہو رہے ہوں یا اندر سے کیلشیم خارج ہو رہا ہو۔

یہ کن لوگوں میں پایا جاتا ہے: وہ لوگ جن کا دورہ جگر خراب ہوتا ہے اور اس طرح کیلوس یعنی ہضم کے دوسرے درجہ میں

جو چیز بنتی ہے وہ خارج ہو جاتی ہے مثلاً جریان مذی، جریان منی، آنے سے کیلشیم کا خارج ہونا یعنی ہڈیوں کے اجزاء کا خارج ہونا آخر دن ہیں۔ اس پیشاب کا متواتر آنا خطرہ سے خالی نہیں اس لئے اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ طبیب کو چاہیئے کہ کثرت معائنہ سے پیشاب کی ہر قسم کو دیکھے۔

قوام بول

اس سے یہ مراد ہے کہ نہ تو قارورہ بہت زیادہ گاڑھا ہو اور نہ ہی پانی کی مانند پتلا ہو۔ درمیانی درجہ کا قوام ہونا چاہیئے قوام کا زیادہ گاڑھا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے غذا پر عمل نہیں کیا۔

کن امراض میں یہ بول پایا جاتا ہے خرابی معدہ۔ خرابی جگر۔ غذا کا پورے طور پر ہضم نہ ہوتا۔ اندر حرارت کا رہنا۔ گیس۔ تبخیر۔ پیشاب کے ساتھ بدن کی رطوبات کا خارج ہونا۔ ضعف باہ کے مریض جن کے گردہ کمزور ہوں۔ جریان منی۔ جریان مذی۔

بول کی چھٹی قسم بول کا مصفّٰی یا مکدّر ہونا۔

مکدّر پیشاب: ضعف ہضم کی وجہ سے ہوتا ہے یا خرابی جگر

کی وجہ سے ۔

یہ کن لوگوں میں پایا جاتا ہے ضعف ہضم، ضعف جگر ضعف معدہ ۔ ورزش نہ کرنا ۔ سر درد ۔ امراض دماغیہ ۔ ورم مثانہ ۔ ورم گردہ

بول مصفّیٰ بول کا مصفّیٰ ہوتا صحت ہضم کی نشانی ہے اور اس بات کی نشانی ہے کہ بدن کے افعال صحیح طور پر سرانجام پا رہے ہیں ۔

بول کی ساتویں قسم

بوئے بول

قارورہ میں سخت بُو کا ہوتا مندرجہ ذیل امراض میں پایا جاتا ہے مثانہ یا گردہ میں گرمی کا ہوتا جس سے بیپ خارج ہوتی ہے فساد خون ۔ ضعف ہضم و ضعف گردہ ۔ ضعف جگر ۔ ضعف مثانہ قوت باہ کی کمی ۔

بول میں بالکل بُو نہ ہوتا (عدم بُو)

اس بات کی علامت ہے کہ طبیعت عمل نہیں کرتی ۔ ضعف معدہ یا ضعف ہضم ہے جس سے پانی ویسے کا ویسا ہی نکل جاتا ہے ۔

بول کی آٹھویں قسم

زبد البول

زبد البول قارورہ پر زیادہ جھاگ کا آنا۔ پیشاب پر زیادہ جھاگ کا آنا اور زیادہ دیر رہنا اور دیر سے جھاگ کا ختم ہونا۔ اس بات کی دلالت ہے کہ بدن میں مادہ غلیظ موجود ہے اور مرض زیادہ لمبا ہوگا۔

یہ کن امراض میں پایا جاتا ہے مریضانِ استسقاء ضعف گردہ ضعف مثانہ۔ ضعف جگر۔ پیٹ کی خرابیاں۔ سر درد نقرس وغیرہ۔

بول کی نویں قسم

رسوب بول

جو چیز پیشاب کی تہہ میں بیٹھ جائے۔ اس کو رسوب کہتے ہیں یہ کئی قسم کا ہوتا ہے ایک ایسا رسوب جو نرم اور سفید ہو اور ایک جگہ بیٹھا ہو اور مقدار میں کم ہو وہ اچھے ہضم پر دلالت کرتا ہے۔

یہ رسوب کن لوگوں میں پایا جاتا ہے

جن کا ہضم صحیح ہو یعنی صحت مند لوگوں میں! رسوب کی زیادتی ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جن کا ہضم خراب ہو۔ جگر خراب ہو۔ معدہ خراب ہو۔ زیادہ بیٹھک ہو۔ رسوب کی زیادتی یہ ہے کہ بہت سی غذا بغیر ہضم نکل جاتی ہے۔

رسوب نخالی: گندم کی بھوسی کی طرح رسوب قشری، چھلکوں کی مانند رسوب رسوب جالطی: بڑے چھلکے کی طرح کا رسوب۔ چھیچھڑے کی طرح رسوب یہ اس بات کی علامت ہے کہ مثانہ میں کوئی زخم یا قرحہ ہے (عدم رسوب) رسوب کا نہ ہونا۔ اس بات کی علامت ہے کہ گردہ کمزور ہیں یا زیادہ پانی پینے کی وجہ سے۔ ضعف مثانہ سے!

بول کی دسویں قسم (مقدار بول پیشاب کا زیادہ یا کم آنا)

پیشاب کا زیادہ آنا ان لوگوں میں پایا جاتا ہے مریضان ذیابیطس۔ مریضان ضعف گردہ یا اندر سے اندرونی اعضا کا گھلنا۔ بعض اوقات زیادہ پیشاب آنا مرض بحران میں بھی پایا جاتا ہے اگر بحران جید یعنی صحت مند بحران کی وجہ سے ہو تو جوں جوں پیشاب آئے گا صحت ہوتی جائے گی (پیشاب کا کم آنا) ان لوگوں میں پایا جاتا ہے ٹی بی کے مریض جن کے اعضا گل گل کر کمزور ہو گئے ہوں یا ایسے لوگوں ہیں جن کے گردوں میں ورم ہو یا مثانہ میں پتھری ہو یا جن کو اسہال کی شکایت ہو ہیضہ ہو۔ نوٹ: پیشاب کا کم آنا اور پیاس کا زیادہ لگنا مرض استسقا کا خطرہ بتلاتا ہے بعض اوقات غدود مذی کے بڑھنے سے بھی پیشاب زیادہ آتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۲۱۴۳ — فون نمبر ۶۵۰۹۰

ہر ماہ حکیم یٰسین صاحب سے لے کر ہر ماہ کی دس تاریخ کو باقاعدہ شائع ہونے والا رسالہ

ماہنامہ
مخزن آیورویدک لاہور
فہرست ادویات

۱۹۹۰ء

الحاج حکیم محمد عبداللہ صاحب کی

طب و حکمت سکھانے والی کتب

۱۔ پھلوں اور سبزیوں سے علاج	روپے 6/-	۲۔ تشخیص و علاج ذیابیطس	روپے 6/-
۳۔ امراض مستورات	6/-	۴۔ تحقیقات جڑی بوٹی	15/-
۵۔ امراض گردہ مثانہ	6/-	۶۔ امراض دماغ	6/-
۷۔ کتاب عقر بے اولادی	6/-	۸۔ کتاب امراض بواسیر	6/-
۹۔ تشریح البدن	10/-	۱۰۔ طبی تجربات	12/-
۱۱۔ تشخیص و علاج بلڈ پریشر	6/-	۱۲۔ تشخیص امراض جگر و معدہ	6/-
۱۳۔ امراض اطفال	10/- روپے	۱۴۔ امراض الصدر	۱۵ روپے؛ ۱۵۔ [illegible] 10/-
۱۶۔ امراض پھیپھڑا	6/-	۱۷۔ امراض عامہ 15/- روپے؛ ۱۸۔ امراض بڑھاپا	8/-
۱۹۔ تشخیص نبض	7/- روپے	۲۰۔ امراض حلق 7/- روپے؛ ۲۱۔ امراض سوزاک	7/-

حکیم حاجی علی ضیاء احمد صابری



- فاضل طب والجراحت • رجسٹرڈ نیشنل کونسل فار طب حکومت پاکستان
- فاضل قانون نظریہ مفرد اعضاء • سابقہ فزیشن قرشی ہیلتھ سروس لاہور

0301-6914588

الحمد

الحمد دواخانہ

386۔ فاطمہ جناح روڈ تکیا نوالہ محلہ ساہیوال

www.facebook.com/AlHamdDwakhana